Ta'aruf
تعارف
- عاطف زین

"کر کے تباہ اپنی زندگی کو زینؔ کرتا ہے یوں اب تعارف اپنا"

" زمانے بھر میں بھٹکے ہیں یہ عاشق مزاج دیوانے
جو کرتے ہیں ادا اکثر یوں بربادی کے پیمانے

ہوا ہے زینؔ فنا اس پر جو اک مسالِ فریبی ہے
یوں کرتا ہے اب رو رو کر یہ شعر و شاعری کے پروانے "

-عاطف زینؔ

-کیوں نہیں آیا ؟

اے دلِ زار ہے میری تمنا
اب تیری الفت کا مجھے

تیرے دید کا میں منتظر
یہ مجھے چین کیوں نہیں آیا

یہ میرے عشق کی اک جستجو
تیری چاہت کا میں منتظر

یہ میرے صبر کا اک راستہ
یہ مجھے چین کیوں نہیں آیا

تھی میری اس چاند سے محبت
ہاں ستاروں کا میں باغی

میری آنکھوں کی تھی قربانی
یہ مجھے چین کیوں نہیں آیا

اب لڑ پڑا ہے یہ دل اے زینؔ
تجھ سے ہے اک آرزو

کے میں رہ گزر تھااسکا
یہ مجھے چین کیوں نہیں آیا

اک آہ۔

اب نہیں ہے کوئ واسطہ
تیری قربت کا مجھے

منتظر رہ کے بھی
کوئ سکونِ دل کب تھا

تو تھی میری جانِ ادا
ماضی میں ہر دم

اب یادوں کے علاوہ
کوئی احساسِ وفا کب تھا

میری محبت کے افسانے
ہیں زمانے میں یوں مشہور

اب سزاوری کے علاوہ
کوئی گمانِ رضا کب تھا

وہ بن بیٹھی ہے الفت
اب کسی اور کی زینَ

نادان تھا ہر سو تو
کوئی تیرا ہمراہ کب تھا

۔ کاش

کاش میں محبت کے
گلستاں میں انتشار کرتا

وفا نہ ملتی مگر شاید
سے یوں میں انتظار کرتا

خدا سے خدا تک
کا یہ انوکھا سفر

اسکی چاہت کا میں
یوں نہ اعتبار کرتا

اب وفا کر وفا سے
وفا بن کہ تو زینؔ

خدا راہ کرم کر

میں اس پے اقتدار کرتا

زندگی!

سکونِ زندگی تھی وفائے دل تھا

پھر کامیاب زندگی میں یہ ادھورا سا خواب کیوں تھا

ملے وقت تو سوچنا کہ یہ انتشار کیوں تھا

فراقِ محبت میں تباہ دل کیوں تھا

لاکھوں ستارے تھے اس جہاں میں مگر

نہ جانے مجھے عشق صرف اس چاند سے کیوں تھا

وہ بے وفا تھی میری محبت میں یہ جان کر

صرف تنہا مجھ پر یہ مرضِ وفا کیوں تھا

اےئ زین شرم کر سراپا تو خد پر
اس کمبخت دنیا میں تو نادان کیوں تھا

ابھی ابھی۔

یوں تو ابھی ابھی
اپنانے لگا تھا اسکو

میرے اس دلِ گلستاں میں
سجا رہا تھا اسکو

نہ جانے کیوں اچانک سے
بکھرنے لگا میرا یہ گلستاں

شاید سے کوئی
بے وفا رلا تھا اسکو

یہ عظمت بھی کیا عظمت ہے
وہ چہرا پھیرتے گئے ہم سے

اور میں کمبخت اپنی
وفا داری دکھا رہا تھا اسکو

میں!

اب کیا سناؤ میرا حال دل کا
اک بلا میں ایسے میں مچل رہا تھا

میں عشق راہی جو ٹہل رہا تھا
اک گماں میں ایسے میں سھل رہا تھا

یوں ستارہی ہے مجھے اب یادئیں اسکی
فنا میں جیسے کہ دم نکل رہا تھا

اک ہوا یوں آئی کہ بدل گیا میں
لگا کہ ہر سو یوں میں غزل رہا تھا

یہ عشق!

راحت نہ ملی مجھے
یہ عشقِ وفا سے اب

آنکھوں سے تھے جاری
اسکی چاہت کی ندیاں

وہ نہ ملا مجھے ہر سو
تو اب کیا تکلف

دل میں جو بسی ہے
اسکی یادوں کی گلیاں

جب عشق نے کی عشق سے
عشق سی ایک گفتگو

برباد ہوا زینؔ لٹا کہ
اپنی ساری خوشیاں

حال

وفا داری کے اس جنگ میں ہارا ہوا ہوں
امیدوں کے پھندوں میں لٹکا ہوا ہوں

اب نہ جانے کیا ہوگی میری آخری منزل
محبت کے دھاگوں میں بندھا ہوا ہوں

ڈھونڈتا جو ہوں میں اپنے ہی آپ کو
اسکے خیالوں کے آنگن میں کھویا ہوا ہوں

وہ تنہا اک چاند تھی اس پورے جہاں میں
اور میں ستاروں کے مانند میں پھیلا ہوا ہوں

فنا ہوگیا میں۔

تنہا یوں تنہائی میں کھویا ہوا ہوں
فراقِ محبت میں فنا ہوگیا میں

یوں رخ سے اٹھا کر وہ جب اپنی
نگاہ سے نگاہی تو فنا ہوگیا میں

تڑپ کر سراپا یوں میں کہنے چلا
قرارِ محبت پے فنا ہوگیا میں

یوں کھویا ہوا ہوں یہ دنیاوی عشق میں
ترک خدائی پہ فنا ہوگیا میں

الجھا ہوا ہوں یوں ہر سو میں زینؔ اب
یہ عشقِ وفا میں فنا ہوگیا میں

اک اجنبی تھی

ہوا یوں کہ اک حسین شب تھی
اک مہک جو ایسی کہ ہر طرف تھی

میں عشقِ راہی جو ٹہل رہا تھا
لگا کے ہر سو اک چاندنی تھی

وہ آئی ایسے جب رخ کو اٹھا کر
قسم خدا کی کیا روشنی تھی

جھوم اٹھا ہے یہ میرا آنگن
کہ چار سو جہاں یوں نگمگی تھی

چاہ ایسی کہ سب فنا ہو اس پر
جیسے وہ قلم سے نکلی ہوئی اک شاعری تھی

نہ ہو فدا زینؔ اس سرسری پر
کہ وہ گھر پے آئی ہوئی اک اجنبی تھی

اک سوال ؟

یوں تو میں بھی محبت کرنے چلا تھا
اپنی زندگی کو داؤ پر لگانے چلا تھا

پھر یاد آیا کہ گر دل ٹوٹ گیا تو
میں اپنے ہوش و ہواس کہیں کھو گیا تو؟

واپس ہوا میں یہ سوچ کر زینؔ
کہیں میں بے وفاؤں سے لٹ گیا تو؟

کیسے ؟

محبت ہوگئی ہے تو ٹھکرائیں کیسے
اب اس کمبکت بلا کو ہم سہلائیں کیسے

کر رہی ہے فنا نہ جانے یہ کیوں مجھے
اب اس بے جان سے ہم گڑگڑائیں کیسے

میری تنہائی کی ہے بس یوں اک کہانی
کہ ہم اپنے آپ کو یہ سمجھائیں کیسے

وفاداری کی اس راہ میں ہم یوں غم گئیں
اب تنہا اس بے صبر دل کو ہم منوائیں کیسے

اک خواب تھا جسمیں وہ رہتے تھے ہر دم
اب نیند کے ہم منتظر اسکو بلوائیں کیسے

یوں ٹوٹا پڑا ہے میرا یہ دل اب زینؔ
بکھر گئے ہیں تو اسکو ہم ملوائیں کیسے

تڑپایا گیا ہوں

راہ محبت پر ٹہلتا ہوا میں
ہر سمت جہاں میں تڑپایا گیا ہوں

وفائے محبت کا میں تنہا تھا تاجر
عشق کے بازار میں ٹھکرایا گیا ہوں

احساس محبت کا میں اک گمنام شاعر
اسکی چاہت کے انتظار میں پچھتایا گیا ہوں

یہ عشق خطرہ نہیں اک گہرہ سمندر ہے زینؔ
نادان تھا ہر سو میں الجھایا گیا ہوں

تیرا اک نام اٹھا

دل کے محلہ میں اک کہرام اٹھا
فقط جو بھی تھا وہ سرِ عام اٹھا

ہر سمت تھے جہاں نہ امیدی کے بادل
اچانک دل و جاں میں اک پیغام اٹھا

یہ الفت یہ محبت یہ چاہت یہ راحت
سب سن کر دلِ باغ میں تیرا اک نام اٹھا

خواب

اعتبار تھا ان محبت میں اک وفا دار کا
زندگی کے سارے سفر میں جیسے اک سایہ دار کا

یوں تو کافی نہیں تھا انکی اتنی فکر کرنا
ہر دل جو دیوانہ تھا انکے دیدار کا

زینؔ اب نادان بن بیٹھا ہے انکی محبت میں
اور وہ کر رہی تھی کردار میری زندگی میں اک اداکار کا

برباد

آزمائشِ زندگی میں نا اہل رہا
فراقِ محبت میں جو ڈوبا رہا

نہ جانے وہ کیسی کشمکش تھی جو پہل تی گئ
سراپا بدنام مجھے کرتی گئ

دلِ باغ وقت ہے ابھی بھی سنبھل جا
فریبِ محبت سے تو اب مکھر جا

یہ بے وفا دنیا سے تو امید نہ رکھ
یہاں سانسیں بھی بکتی ہے کچھ تو شرم رکھ

اک سفر !

وہ کہتے گئے اور ہم سنتے گئے
نہ جانے کیوں ہمیشہ عمل کرتے گئے

اک وقت تھا ایسا کہ مشکل تھا بچھڑنا
پھر نہ جانے کیوں وہ اپنے راستے اور ہم اپنے نکلتے گئے

پھر جب جاری رہا انکی یادوں کا سلسلہ
ہم اپنے ہی آپ کہیں گھل تے گئے

ملنا تو چاہتے تھے ہم ان سے بارہا
نہ جانے کیوں وہ ہم سے منہ پھیرتے گئے

اب آخر میں اک تھکا ہارا سا ہوں میں زینؔ
پھر اک نئ زندگی کے سفر میں چلتے گئے

اک نصیحت!

اک بار میری یہ بات سن کے تو دیکھو
محبت پیاری ہے تو آزما کہ تو دیکھو

اور کیا کہا کہ وہ بے وفا نہیں ہے
اپنی معصومیت سے تھوڑا ہٹ کے تو دیکھو

اچھا تو کبھی دھوکہ نہیں کھائے ہو
اک بار تم کسی سے عشق کر کے تو دیکھو

لگتا ہے امیدِ وفا بہت زیادہ ہے تم میں
اک بار وفاداری کے جنگ میں مر کے تو دیکھو

۔کوئ آیا ہے کیا ؟

ہوا روشن یوں میرا یہ دلِ گلستاں
کوئی رہبر کوئ رہنما آیا ہے کیا ؟

راہِ وفا میں کھویا ہوا ہوں
کوئی راہ رو کوئی ہمراہ آیا ہے کیا ؟ -

عشقِ فانی میں گزر رہی میری زندگی
کوئی منقذ کوئی فریاد آیا ہے کیا ؟ -

ٹوٹا ہُوا ہے میرا یہ درِ دل اب زینؔ
کوئی حاکم کوئی غمگسار آیا ہے کیا ؟ -

ہم نے !

اے میری مہجبین
شب ہ روز تیرے انتظار میں گزارا ہم نے

کاوش, معزرت, تجسس, کیا برداشت نہیں کیا
تیری محبت کے فراق میں اپنی زندگی لٹائی ہم نے

تو اک بے خودی ہے جسکا کوئی مقام نہیں
پھر بھی احترام سے تیرا نام لیا ہم نے

زین اب افسردہ ہے تیری آغوشِ محبت میں
تیرے دید کا میں منتظر شب انتظار میں گزارا ہم نے

کیوں ہے ؟

اے محبت تو اتنا ستاتی کیوں ہے
نہیں ہے وفا تو دکھلاتی کیوں ہے

تجھ سے عشق ایسی کہ سب لٹادوں
سب جان کر بھی تو اتنا رلاتی کیوں ہے

کر تو ہم پہ تھوڑا سا تو رحم
اپنے جھوٹے وعدوں کو اتنا دکھاتی کیوں ہے

مانا کہ تجھ میں طاقت بہت ہے
لیکن ہم عاشقوں پر اتنا چلاتی کیوں ہے

۔کوئ تماشہ تو نہیں ؟؟

مسئلہ یہ ہے کہ ہم اندر ہی اندر فنا ہورہے ہیں
کیا کریں تباہ دل کوئی تماشہ تو نہیں

کر کے برباد ان کے فراق میں اپنی زندگی کو ہم
اب کیا کریں کردارِ وفا کوئ تماشہ تو نہیں

وہ اک چاند تھا جسے تاکتے رہتے تھے ہم رات بھر
قربان کیئے کئ راتوں کو ہم ظالم یہ کوئی تماشہ تو نہیں

اب وہ پوچھتے ہیں کیا تمہیں ہم سے سچ میں محبت تھی
اب کیسے کریں انداز بیاں ہم قرارِ محبت کوئ تماشہ تو نہیں

شکایتیں ہیں ہم کو بہت کہ تم سے محبت ہوگئ ہمیں
۔کیسے روکتے اپنے آپ کو ہم کمبکت تمہاری ادا کوئ تماشہ تو نہیں

کیا کریں اتنے غموں کو چھپا کہ اب ہم
فنا تو ہوگئے ہیں زینؔ اظہارِ غم کوئی تماشہ تو نہیں

-کیا کریں ؟

اب وفا کرکے جو جفا ملا ہے کیا کریں
شکایت کرکے بھی کوئی جواب نہ ملا تو کیا کریں

بیچینگی تو بہت تھی مرے دل میں "یعنی"
کردارِ وفا میں ہم لٹ جائیں تو کیا کریں

کیا کسی کے خاطر تڑپنا بھی عشق ہے "نہیں"
گر اسی تڑپ میں ہم مرجائیں تو کیا کریں

یہ محبت کی کہانیاں بہت مشکل ہے "ورنہ"
ہر نفس اس میں غم جائیں تو کیا کریں

گزاری ہے ہم نے کئ غم نام راتئیں ائے زینؔ "شاید"
وہ جفا کی امید لگا بیٹھے ہیں اب تو ہی بتا کیا کریں

ہوا کیسے ؟

یوں لکھ لکھ کے اسکی بے وفائی پہ اشعار میں
اب کر رہا ہوں سوال خود سے کہ یہ ہوا کیسے

اک سوچ میں مبتلا ہوں غمِ شام میں ایسے
اک نادان سا تھا میں اب گمنام ہوا کیسے

وہ عشق وہ اذیت وہ محبت کی کہانیاں
انجان تھا ان سب سے میں اب مجرم ہوا کیسے

یہ بے وفاؤں کا بازار جو دھوکہ سے چلتا ہے
ائے وفاداری کی تاجر یہاں ترا آنا ہوا کیسے

انتظار کی انتہا اب یوں اختتام کو پہنچی
صبر بھی چلا گیا زینؔ اب تو مجرم ہوا کیسے

الگ ہے

مری تنہائی مرے خوابوں سے الگ ہے
مرے الفاظ مرے کردار سے الگ ہے

تھک گئے ہم اب برداشتِ اذیت سے
اب مرے انداز مرے افکار سے الگ ہے

خانۂ محبت اک بری بلا ہے شاید
مرے ہموار مرے آثار سے الگ ہے

اب لکھ رہا ہوں میں یہ عشق کے افسانے
مرے اشعار مرے معیار سے الگ ہے

صبرِ ساقی میں پی کر زینؔ سمجھا رہا ہوں خود کو
اب مرے اقرار مرے اظہار سے الگ ہے

-کرتے کرتے!

ہم چلے اس فانی میں وفا کرتے کرتے
کبھی راہ رو کبھی ہمراہ یوں غلا کرتے کرتے

جب خدا نے عطا کی ہمیں اک محبوب زندگی
ہم گرز گے اس جہاں میں گناہ کرتے کرتے

ان چار سازوں کے علاوہ اب کوئ صحبت ہی نہیں
ہم بس گئے اس تنہائی میں یہ گمان کرتے کرتے

یوں نظروں کو جھکا کر ذکر خداوندی میں
بھائے کئ خطروں ہم فریادِ معافی کرتے کرتے

کیسے کریں اب غلا اس اہل دل سے اۓ زینؔ
عظمت بھی کرتے تھے مگر شاید جفا کرتے کرتے

داستانِ گل !

گزر رہی ہے راتیں اب گلستاں میں اسی
شاید کہ گلِ محبت اب بکھر رہے ہیں

ہم تھے اک گلدان جو انتہائی خوش نما
اب گر رہے ہیں مثلِ پنکھڑی اور بسر رہے ہیں

تھی اگر جفا کی آرزو ہم سے تو کیں توڑا ہمیں
اب ہو رہے ہیں تباہ ہم اور بس ضرر رہے ہیں

لگا کہ امیدِ وفا ہم چلیۓ ان کے صحنِ دل میں
پر کیا خبر تھی کہ ہم بس اب مکھر رہے ہیں

اب کیا شکایت ہے زینؔ تری اس دارِ فانی سے
بس اک خدا کی راہ میں ہم یوں صفر رہے ہیں

احوالِ زندگی

یہ احوالِ زندگی کافی ہیں میرے اقوال بیان کرنے کو
خدا راہ ہم کیا تھے کیا ہوئے اور کیا ہوگئے

اور یہ قربتِ تنہائی ہمیں یوں کھانے لگی
کہ زندگی کی کہانیوں میں ہم بس بدنام ہوگئے

یوں خیالوں میں بھٹکی ہے میری یہ انمول زندگی
کبھی روئے تو کبھی رلائے اور یوں ہی سزا ہوگئے

یہ وفا و اخلاص کے افسانے ہمنے نبھاکہ دیکھ لیا
اب بس اک قلم اور اک کتاب لئے اور فنا ہوگئے

انکی دید کے خواطر نہ جانے کتنی راتیں گزاری ہم نے
پھر جب وہ آئے تو یوں اے کہ ہم ان سے خفا ہوگئے

یہ ازیت بھی کیسی ازیت ہے زینؔ کہ ہمیں کوئ گلا نہیں
نہ جانے کب انکے انتظار میں ہم یوں تباہ ہوگئے

تمت ۔

عاطف زینؔ